

بہشتی زیور کا خودساختہ اسلام

مجلس نقد و نظر
پشاور



بہشتی زیور

کا

خودساختہ اسلام



مجلس نقد و نظر

پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام ———— بہشتی زیور کا خود ساختہ اسلام
مؤلف ———— سید وقار علی شاہ
کتابت ———— عبدالحفیظ
اشاعت ———— اوّل
سال طباعت ———— ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۲ء
تعداد ———— ایک ہزار
مطبع ————
قیمت ————

مجلس نقد و نظر

پشاور۔

رابطہ:
عبدالرزاق پرفیومر، اندرون کابلی گیٹ، پشاور شہر

فون نمبر:- ۲۱۴۵۷۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اُسی سے مدد مانگتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اُسی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ لاتعداد درود وسلام ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنا کر اس دنیا میں بھیجا تاکہ وہ اس دنیا کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرے اور اس کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اور اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجتا رہا۔ ہر نبی لوگوں کو ایک امّت یعنی ایک جماعت بنا دیتا تھا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ شریعت کے مطابق عمل کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیتا تھا، لیکن نبی کے رخصت ہو جانے کے بعد لوگ منزل من اللہ شریعت میں تحریف کر دیتے اور اس طرح اختلاف کا شکار ہو کر فرقوں میں تقسیم ہو جاتے اور اپنا مقصد تخلیق بھلا بیٹھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لوگ آپس میں اختلاف کر کے فرقوں میں تقسیم ہو جائیں بلکہ وہ سب کو ایک امّت ایک جماعت دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ۝ (المؤمنون ـ ۵۲)	اور (اے لوگو) یہ تمہاری جماعت بلاشبہ ایک ہی جماعت ہے (تم فرقے فرقے نہ بن جانا) میں تمہارا (واحد) رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہنا۔

لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ ہر نبی کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد لوگ اختلاف کا شکار

ہو کر فرقوں میں تقسیم ہوتے رہے۔ یہ اختلاف اور فرقہ بندی منزل من اللہ شریعت میں تحریف کی وجہ سے ہوتی تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اختلاف سخت ناپسند ہے لہٰذا جب کبھی اختلاف پیدا ہوتا تو اس کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی شریعت نازل فرماتا اور ازسرنو نبی بھیج کر پھر سب کو ایک مرکز پر لانے کا انتظام کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (البقرۃ - ۲۱۳)

(پہلے) سب لوگ ایک جماعت تھے (ان میں کوئی فرقہ نہیں تھا) پھر (جب انہوں نے اختلاف کیا اور فرقے بنا لئے تو) اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر (انکی اصلاح کیلئے) بھیجا اور ان نبیوں کے ساتھ حق کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ وہ کتاب ان لوگوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور یہ اختلاف بھی ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی محض آپس کی ضد میں آکر کیا تھا اور ایسی حالت میں کیا تھا کہ ان کے پاس کھلے دلائل پہنچ چکے تھے، پھر جو لوگ (ان دلائل پر) ایمان لے آئے تو اللہ نے ان کو اپنے حکم سے اس امر حق میں جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے راہ حق دکھا دی اور اللہ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کر دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس وقت دنیا شرک و کفر کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور اہل کتاب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت میں تحریف کر کے اختلاف کا شکار ہو گئے تھے اور متعدد فرقوں میں تقسیم ہو کر آپس میں برسر پیکار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شرک و کفر، اختلاف و فرقہ بندی سے نکال کر ایک امت ایک جماعت بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیں سنایا :-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے رب

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ، قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف ۔ ۳)

کی طرف سے نازل کی گئی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو، (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

وہ شریعت جس کی پیروی کا ہمیں حکم ملا وہ دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۔ ۱۹)

بے شک دین (حق) تو اللہ کے نزدیک بس اسلام ہی ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المآئدۃ ۔ ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا، اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ (مستدرك حاكم جلد اول وسندہٗ صحیح)

اے لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسند کردہ دین ہے، یہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مکمل ہوگیا تھا اور قرآن و حدیث میں مکمل محفوظ ہے۔ اب اس دین میں کمی وبیشی نہیں کی جاسکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری کتاب الصلح وصحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس کی وہ چیز رد کردی جائے گی (یعنی قبول نہیں ہوگی)۔

لیکن افسوس صد افسوس اس امت مسلمہ میں بھی کچھ لوگوں نے سابقہ امتوں کی پیروی کرتے ہوئے منزل من اللہ دین اسلام میں ملاوٹ کی اور قرآن و حدیث کے مقابلے میں

اقوال الرجال، قیاس، رائے اور فتووں کو مذاہب کا نام دے کر انہیں دین اسلام کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دے دی اور اس طرح اس امت کی اکثریت بھی سابقہ امتوں کی طرح اختلاف کا شکار ہو کر فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (الزمر۔۳)
خبردار ہو جاؤ دین خالص اللہ کے لئے ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (آل عمران ـ ۸۵)
جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو (اور اس پر کاربند ہو) تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا (اسکے سارے عمل بیکار کر دیئے جائیں گے) اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواہ ابوداؤد فی کتاب السنۃ وروی الترمذی نحوہٗ فی کتاب العلم وصححہ)
نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

چنانچہ ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ موت آنے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرلیں کہ کیا ہم اللہ تعالےٰ کے نازل کردہ اسلام (جو کہ صرف قرآن و حدیث میں مکمل و محفوظ ہے) پر عمل کر رہے ہیں یا لوگوں کے بنائے ہوئے خودساختہ مذاہب پر عمل کر رہے ہیں۔

ہماری یہ کتاب دعوت تحقیق کے سلسلہ کی پہلی قسط ہے۔ یہ کتاب جو فرقہ وارانہ مذاہب کی کتابوں میں موجود ان مسائل کی نشاندہی کرے گی کہ جن کی تائید میں قرآن مجید کی کوئی آیت یا کوئی صحیح حدیث نہیں ہے بلکہ اکثر مسائل قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف ہیں۔

اس کتاب کا موضوع حنفی مذہب کے مشہور عالم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب بہشتی زیور ہے، جس میں انہوں نے فقہ حنفی کے مسائل کو اردو زبان میں تحریر کیا ہے۔ اس کتاب کو حنفی مذہب کے دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مقلدین حنفیہ

میں ایک خاص مقام حاصل ہے، چنانچہ اس کتاب کے ناشر محمد رضی عثمانی صاحب لکھتے ہیں :-

"حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی مشہور و معروف کتاب بہشتی زیور کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، جس میں ایک مسلمان کی پیدائش سے لے کر مرنے تک کی تمام ضروریات جو انسان کو پیش آتی ہیں درج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو مقبولیت عام اس کتاب کو حاصل ہوئی وہ کسی اردو زبان کی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔ برصغیر پاک و ہند کے بے شمار ناشرین لاکھوں کی تعداد میں اس کتاب کو شائع کر چکے ہیں اور یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی ایک لازمی ضرورت بن گئی ہے۔ (عرض ناشر، بہشتی زیور ص۳)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دارالعلوم کراچی، لکھتے ہیں :-

"حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ سے اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری میں تجدید دین کا جو عظیم کام لیا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ...... ان (کی) کتابوں میں "بہشتی زیور" کو عجیب امتیاز حاصل ہے۔ یہ کتاب اصل میں تو خواتین کی تعلیم کے لئے لکھی گئی تھی اور اسی غرض سے اسمیں دین و دنیا کی وہ تمام معلومات حیرت انگیز طور پر یکجا کر دی گئی تھیں جن کی ایک مسلمان عورت کو ضرورت پیش آسکتی ہے۔ لیکن فقہی مسائل کی جامعیت کی بنا پر یہ کتاب صرف عورتوں ہی کے لئے نہیں مردوں بلکہ اونچے درجے کے علماء و فقہاء کے لئے بھی مشعل راہ ثابت ہوئی۔ اور اس طرح یہ خصوصیت بھی شاید "بہشتی زیور" کے سوا کسی کتاب کو حاصل نہ ہو کہ خواتین کے لئے خواتین کی زبان میں لکھی ہوئی کتاب بڑے بڑے علماء و فقہاء اور مفتیوں کے لئے ماخذ بن گئی جس سے اس دور کا کوئی مفتی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ (پیش لفظ، بہشتی زیور ص۵، اشاعت اول، دارالاشاعت کراچی ۱ء)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں :-

"حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی مظہر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر قلب دکھتا تھا اور اس کے علاج کی فکر میں رہتا تھا... ..... مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علم دین گو اردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جاوے۔ اس ضرورت سے موجودہ اردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں

تو اس ضرورت کے رفع کرنے کے لئے کافی نہیں پائی گئیں .... اس لئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص اُن کے لئے ایسی بنائی جاوے جس کی عبارت بہت ہی سلیس ہو جمیع ضروریات دین کو وہ حاوی ہو..... آخر سنہ ۱۳۲۰ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اس کو شروع ہی کر دیا...... یہ کتاب ماشاء اللہ تعالیٰ بچشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعضی ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اس کو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جائے.... ..... مردوں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی بیبیوں، لڑکیوں کو لگا دیں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اس کو حاصل کریں۔ اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دل اس وقت مسرور ہو گا کہ جو مضامین ذہن میں ہیں وہ سب جمع اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے۔ اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔"

(دیباچہ قدیمہ بہشتی زیور صفحہ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی تالیفات کے متعلق تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت مولانا تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بہت بڑا کام کیا ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو اُن کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔"

"خاص طور سے یہ مضمون آجکل پھیلایا جائے کہ حضرت (تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق بڑھانے، حضرت کی برکات سے استفادہ کرنے اور ساتھ ہی حضرت کے ترقی درجات کی کوششوں میں حصہ لینے اور حضرت کی روح کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت کی تعلیمات حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔"

(ملفوظات الیاس ص۵۵، ۵۶، ص۶۹، ۷۵)

بانی جماعت کی اس خواہش وحکم پر اراکین تبلیغی جماعت پورا پورا عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر رکن تبلیغی جماعت کے گھر میں یہ کتاب بہشتی زیور موجود ہوتی ہے اور تبلیغی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے والے نئے اراکین کو یہ کتاب تحفتاً

بھی دی جاتی ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کیا تعلیمات ہیں کہ جو مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی اس کتاب بہشتی زیور میں پیش کیں، جن کو مولوی محمد الیاس صاحب نے پسند فرمایا اور جن کو مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے عورتوں مردوں اور اونچے درجے کے علماء و فقہاء کے لئے مشعل راہ قرار دیا۔

بہشتی زیور میں موضوع وضعیف روایات اور من گھڑت قصے کہانیوں کے علاوہ دو قسم کے دینی مسائل ہیں :-

۱۔ وہ مسائل کہ جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں۔

۲۔ وہ مسائل کہ جن کے سلسلے میں شریعت سازی کی گئی ہے۔

جو مسائل قرآن مجید اور احادیث کے خلاف ہیں ان کے بارے میں چند دلائل تو آپ پچھلے صفحات میں پڑھ ہی چکے ہیں۔ مزید دلائل ہم دوسری کتاب میں پیش کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور جن مسائل میں شریعت سازی کی گئی ہے تو ان کے اس عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :-

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ، (الشوریٰ ۔ ۲۱)

کیا انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لئے شریعت سازی کرتے ہیں حالانکہ اس (شریعت سازی) کی اللہ نے ان کو اجازت نہیں دی ہے۔

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ (الکہف ۔ ۲۶)

اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

چنانچہ شریعت سازی کی دین اسلام میں بالکل اجازت نہیں ہے بلکہ اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے شرک فی الدین اور شرک فی الحکم قرار دیا ہے۔

اگر بہشتی زیور میں موجود تمام مسائل و روایات کو اس کتاب میں پیش کیا جاتا اور ساتھ ساتھ ان پر جرح کی جاتی اور ان کا تجزیہ قرآن مجید اور حدیث سے کیا جاتا تو پھر یہ ایک بہت ضخیم کتاب بن جاتی جو کہ ایک عام آدمی کی قوت خرید سے باہر ہوتی، لہٰذا تحقیق کرنے والے حضرات کے لئے اس کتاب میں نمونے کے طور پر بہشتی زیور سے کچھ

مسائل (جو کہ قرآن مجید اور حدیث کے خلاف ہیں یا جن کی تائید میں قرآن مجید کی کوئی آیت یا کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی یعنی جن مسائل میں شریعت سازی کی گئی ہے) پیش کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ان کے متعلق تحقیق کریں۔ دوسری تحقیقاتی کتب میں بھی ہم یہی طریقہ کار اپنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کتاب میں بہشتی زیور سے مسائل نقل کرنے کے سلسلے میں یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کہ مسئلہ کا صرف وہ حصہ نقل کیا جاتا ہے کہ جو قابل اعتراض ہے اور ہمیں اس کے متعلق دین اسلام سے کوئی دلیل نہیں ملتی مثلاً:- ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے۔ (بہشتی زیور حصہ دوم باب اول ص۱۲۵ مسئلہ ۲۹)

اب اس مسئلہ کا یہ فقرہ کہ "مگر چاٹنا منع ہے" پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، قابل اعتراض بات تو زبان سے نجاست کو چاٹنا ہے چنانچہ ہم نے مسئلہ کا صرف یہ حصہ نقل کیا ہے کہ "ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا۔"

ہماری علمائے مذہب حنفیہ سے درخواست ہے کہ ہماری اس کتاب میں بہشتی زیور سے نقل کردہ فقہ حنفی کے مسائل کے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت یا کوئی صحیح حدیث پیش کیجئے۔ یعنی کیا ان اعمال و احکامات کا حکم اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ برائے مہربانی ضعیف یا موضوع حدیث یا اقوال الرجال پیش کرنے کی زحمت نہ کیجئے گا۔

فقط

سید وقار علی شاہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

بہشتی زیور حصہ اوّل

عقیدوں کا بیان

ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں ..... جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ (عقیدہ ۲۱، ص ۵۴)

ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں (غیب کی) معلوم ہو جاتی ہیں۔ (عقیدہ ۳۳، ص ۵۶)

بعضے بڑے بڑے گناہوں کا بیان

کسی کا گلہ شکوہ سننا۔ (ص ۶۱)

اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ (ص ۶۳)

بعضی عورتیں اور لڑکیاں بدبد کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جُوا ہے۔ (ص ۶۴)

وضوء کا بیان

وضوء کرنے والی کو چاہیئے کہ وضوء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے (ص ۶۵)

(وضو میں) انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ (ص ۶۵)

کان کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں۔ (ص ۶۵)

(وضوء میں) بعضی باتیں ایسی ہیں کہ اُن کے چھوٹ جانے سے وضوء ہو جاتا ہے... ...... ایسی چیزوں کو سنّت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ ..... نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں اُن کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔ (ص ۶۶)

پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا اور بسم اللہ کہنا اور کلی کرنا۔ اور ناک میں پانی

ڈالنا۔ مسواک کرنا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا یہ سب باتیں سنت ہیں اور اس کے سوا (اور وضوء میں فرض چار چیزوں کے سوا) جو اور باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔ (ص۶۶ مسئلہ ۱۶)

جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دُھل جاویں گے تو وضوء ہو جاویگا چاہے وضوء کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لیوے اور وضوء نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جاوے اور وضوء کے یہ اعضاء دُھل جاویں تو وضوء ہو جاویگا۔ (ص۶۶ مسئلہ ۱۷)

اگر کوئی اُلٹا وضوء کرے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھووے پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضوء کرے تو بھی وضوء ہو جاتا ہے (ص۶۶ مسئلہ ۱۸)

اسی طرح اگر بایاں ہاتھ یا بایاں پاؤں پہلے دھویا تب بھی وضوء ہو گیا لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ (ص۶۷ مسئلہ ۱۹)

ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے۔ (ص۶۷ مسئلہ ۲۳)

جب وضوء کر چکے تو سورۂ انا انزلنا پڑھے۔ (ص۶۸ مسئلہ ۲۷)

جب ایک دفعہ وضوء کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضوء سے کوئی عبادت نہ کر لے اس وقت تک دوسرا وضوء کرنا مکروہ اور منع ہے۔ (ص۶۸ مسئلہ ۳۰)

وضوء کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضوء ٹوٹ گیا۔ (ص۶۹ مسئلہ ۱)

چوٹ لگی اور خون نکل آیا۔ یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضوء جاتا رہا۔ (ص۷۰ مسئلہ ۳)

وضوء جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے۔ (ص۷۰ مسئلہ ۴)

کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا تو...
اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضوء ٹوٹ گیا۔ (ص۷۰ مسئلہ ۵)

کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اُس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ذرا سا (خون) نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا۔ اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ص مسئلہ ۹)

کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص مسئلہ ۱۲)

۱ کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو۔ پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آ جاوے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دُکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ص مسئلہ ۱۳)

اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہے گا۔ (ص مسئلہ ۱۴)

اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔ (ص مسئلہ ۱۵)

اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاویگا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاویگا۔ (ص مسئلہ ۱۵)

اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سو وے اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگا وے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ص مسئلہ ۱۸)

اگر ذرا سا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے نجس نہیں ہے اگر کپڑے یا بدن میں لگ جاوے اس کا دھونا واجب نہیں۔ اور اگر بھر منہ قے ہوئی اور

خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اس کا دھونا واجب ہے۔ (ص۴۳ مسئلہ ۲۸)

غسل کا بیان

(غسل میں) بعضی چیزیں سنت ہیں اُن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ (ص۴۶ مسئلہ ۳)

جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا۔ چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برسنے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ (ص۴۷ مسئلہ ۶)

اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا۔ (ص۴۷ مسئلہ ۱۹)

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان

چھوٹی لڑکی سے اگر کسی نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کے لئے اس سے غسل کرانا چاہیئے۔ (ص۹۵ مسئلہ ۵)

اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا پھر نہانا واجب نہیں۔ (ص۹۶ مسئلہ ۷)

بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں۔ (ص۹۶ مسئلہ ۸)

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں

بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھا دیں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے

پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مُردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اُس طرف وضو نہ کرے۔ اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے۔ (ص۷۹ مسئلہ ۱۱)

اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دَہ در دَہ کے مثل ہے۔ (ص۸۰ مسئلہ ۱۲)

چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو.... اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے۔ (ص۸۰ مسئلہ ۱۳)

جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو.... جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔ تو اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مر جائے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے۔ (ص۸۰ مسئلہ ۱۸)

مُردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی مر جاوے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے۔ (ص۸۱ مسئلہ ۲۲)

کتا، بندر، بلی، شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔ (ص۸۱ مسئلہ ۲۳)

مُردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہوگا۔ (ص۸۱ مسئلہ ۲۴)

کنویں کا بیان

مرغی اور بطخ کی بیٹ سے (کنویں کا پانی) نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے۔ (ص۸۲ مسئلہ ۲)

اگر چوہا، گوریا یا اسی کے برابر کوئی چیز (کنویں میں) گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے۔ اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے۔ (ص۸۲ مسئلہ ۶)

بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اُس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (ص۸۲ مسئلہ ۷)

اگر کبوتر یا مُرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکال دینا بہتر ہے۔ (ص۸۲ مسئلہ ۸)

چوہے کی دُم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جاوے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اُس کی دم گرنے سے بھی سب پانی نکالا جاوے۔ (ص۸۴ مسئلہ ۱۶)

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ (ص۸۵ مسئلہ ۲)

بلی کا جھوٹا ..... مکروہ ہے اور پانی ہوتے وقت اُس سے وضو نہ کرے۔ (ص۸۵ مسئلہ ۴)

دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اُسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالیوے۔ (ص۸۵ مسئلہ ۵)

بلی نے چوہا کھایا ...... اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر (برتن میں) منہ ڈالے کر اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا۔ (ص۸۵ مسئلہ ۶)

تیمم کا بیان

اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے (یعنی ایسی حالت میں تیمم کرنا درست نہیں) (ص۸۶ مسئلہ ۱)

تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے .... انگلیوں میں خلال کر لیوے۔ (ص۸۸ مسئلہ ۱۷)

چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو وغیرہ پر تیمم کرنا درست ہے۔ (ص۸۸ ملخصاً مسئلہ ۱۹)

مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اُس میں پانی بھرا ہوا ہو۔
(ص۸۹ مسئلہ ۲۱)

اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے۔ بلکہ اگر پانی سے خوب دُھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اس پر کچھ گرد نہ ہو۔ (ص۸۹ مسئلہ ۲۲)

کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے مگر مناسب نہیں اگر کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جاوے تو اس سے تیمم کر لے۔ البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اُس وقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے۔ (ص۸۹ مسئلہ ۲۳)

اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جاوے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔ (ص۹۰ مسئلہ ۳۱)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے شروع کر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے...... ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کی چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے۔ (ص۹۲ مسئلہ ۵)

اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو..... اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو (مسح) درست ہو جاوے گا (ص۹۲ مسئلہ ۹)

اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔ (ص۹۲ مسئلہ ۱۰)

اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔ (ص۹۲ مسئلہ ۱۱)

جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں۔ (ص۹۳ مسئلہ ۱۷)

اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے۔ (ص۹۳ مسئلہ ۱۹)

جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔ (ص۹۴ مسئلہ ۲۳)

بہشتی زیور حصّہ دوم

نجاست سے پاک کرنے کا بیان

چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے۔ (ص۱۲۳ مسئلہ ۵)

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاوے گی۔ (ص۱۲۳ مسئلہ ۶)

اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے جیسے پاخانہ اور مرغی کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے نماز درست ہے۔ (ص۱۲۳ مسئلہ ۶)

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے....... یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو..... اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے غرضیکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو۔ (ص۱۲۳ مسئلہ ۷)

کپڑے میں نجس تیل لگ گیا اور ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے کم بھی ہے لیکن دو

ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہوگیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے۔ (صـ۱۲۳ مسئلہ ۹)

اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جاویں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیویں تو اس کا کچھ حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔ (صـ۱۲۳ مسئلہ ۱۱)

پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے تو اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤزبان یا اور کسی عرق سے یا سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ (صـ۱۲۴ مسئلہ ۱۶)

ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا (صـ۱۲۵ مسئلہ ۲۶)

شہد یا شیرہ یا گھی یا تیل ناپاک ہوگیا تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکا دے جب پانی جل جاوے تو پھر پانی ڈال کر جلا دے۔ اس طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہو جاوے گا یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلاؤ جب وہ پانی اوپر آجاوے تو کسی طرح اٹھا لو۔ اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا۔ (صـ۱۲۵ مسئلہ ۲۹)

پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہوگا۔ (صـ۱۲۶ مسئلہ ۳۵)

نجس بچھونے پر سوئی اور پسینہ سے وہ کپڑا تر ہوگیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔ (صـ۱۲۶ مسئلہ ۳۶)

نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں۔ (صـ۱۲۶ مسئلہ ۳۸)

کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا۔ تو اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے۔ (صـ۱۲۶ مسئلہ ۴۰)

کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں۔ (صـ۱۲۶ مسئلہ ۴۱)

نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اس کے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آگئی لیکن نہ اس میں نجاست کا کوئی رنگ آیا نہ بدبو آئی

تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا نہ بھیگا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا ہاتھ بھیگ جائے تو یہ کپڑا پاک ہے۔ (ص ۱۲۷ مسئلہ ۴۳)

استنجے کا بیان

ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ (ص ۱۲۸ مسئلہ ۵)

اگر کوئی شکی مزاج ہو کہ (استنجے میں) پانی بہت پھینکتی ہے پھر بھی دل اچھی طرح صاف نہیں ہوتا تو اس کو یہ حکم ہے کہ تین دفعہ یا سات دفعہ دھو لیوے۔ (ص ۱۲۸ مسئلہ ۶)

ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید وغیرہ اور کوئلہ اور شیشہ اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے ...... اگر کوئی (استنجا) کر لے تو بدن پاک ہو جائے گا۔ (ص ۱۲۸ مسئلہ ۸)

استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ (ص ۱۲۸ مسئلہ ۱۲)

جب پاخانہ پیشاب کو جاوے تو .... ننگے سر نہ جاوے۔ (ص ۱۲۹ مسئلہ ۱۳)

نماز کے وقتوں کا بیان

جب تک ہر چیز کا سایہ دُونا نہ ہو جاوے اُس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل تھا تو جب تک دو ہاتھ اور چار انگل نہ ہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ اور چار انگل ہو گیا تو عصر کا وقت آ گیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ (ص ۱۳۱ مسئلہ ۲)

عشاء کا وقت صبح ہونے تک باقی رہتا ہے۔ (ص ۱۳۱ مسئلہ ۳)

فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد .... سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے .... ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد .... قضا (نماز پڑھنا) درست ہے۔ (ص ۱۳۲ مسئلہ ۹)

جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آ جائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض

کے سوا.... قضا نماز پڑھنا درست ہے۔ (ص۱۳۲ مسئلہ ۱۱)

اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی۔ سورج میں روشنی آجانے کے بعد قضا پڑھے۔ اور اگر عصر کی نماز پڑھتے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہوگئی قضا نہ پڑھے۔ (ص۱۳۲ مسئلہ ۱۲)

نماز کی شرطوں کا بیان

اگر سارا کپڑا نجس ہو یا پورا کپڑا تو نجس نہیں لیکن بہت ہی کم پاک ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے اور باقی سب کا سب نجس ہے تو ایسے وقت یہ بھی درست ہے کہ اس کپڑے کو پہنے پہنے نماز پڑھے اور یہ بھی درست ہے کہ کپڑا اتار ڈالے اور ننگی ہوکر نماز پڑھے۔ (ص۱۳۳ مسئلہ ۶)

اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے، نیت کرتی ہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر۔ یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی۔ (ص۱۳۴ مسئلہ ۱۲)

اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کرکے نیت کرنا چاہیے...... اور اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا نام بھی لیوے اور کہے کہ فلانے سال کے فلانے مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں۔ (ص۱۳۵ مسئلہ ۱۶)

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے اور دونوں پیر کے ٹخنے بالکل ملا دیوے...... (سجدے میں) پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دیوے اور دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے...... اور فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملا دے۔ (ص۱۳۷، ص۱۳۸ مسئلہ ۱)

اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہوکر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد یا رکوع میں سبحان ربی العظیم نہ پڑھے یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہ

پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہو گئی... ..... اسی طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے۔ (ص ۱۳۹ مسئلہ ۹)

نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھا وے تب بھی نماز درست ہے۔ (ص ۱۴۰ مسئلہ ۱۰)

سجدہ کے وقت اگر فقط ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے۔ (ص ۱۴۰ مسئلہ ۱۲)

اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے... اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں۔ نماز درست ہے۔ (ص ۱۴۱ مسئلہ ۱۷)

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

اگر ڈھرا (چھالیہ کا ٹکڑا) وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اس کو نگل گئی تو اگر چنے سے کم ہو تب تو نماز ہو گئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ گئی۔ (ص ۱۴۳ مسئلہ ۹)

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں

(نماز میں) سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے (ص ۱۴۵ مسئلہ ۵)

اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے پڑھنے میں بھی کوئی برائی نہیں۔ (ص ۱۴۶ مسئلہ ۲۲)

جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے

جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ (ص ۱۴۷ مسئلہ ۵)

وتر نماز کا بیان

وتر کی تین رکعتیں ہیں (ایک سلام کے ساتھ، تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھ کر) اللہ اکبر کہے اور (تکبیر تحریمہ کی طرح) کندھے تک اٹھا دے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دعاء قنوت پڑھے۔ (ص ۱۴۸ ملخصاً مسئلہ ۲)

(نماز وتر کی) دعاء قنوت یہ ہے اللّٰھم انا نستعینك .... بالکفار ملحق ۰ (ص ۱۴۸ مسئلہ ۳)

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ (ص ۱۴۹ مسئلہ ۵)

رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز ..... کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے (ص ۱۴۹ مسئلہ ۶)

مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اس کو اوابین کہتے ہیں۔ (ص ۱۵۰ مسئلہ ۱۲)

فصل (باب چہاردہم)

دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے چار چار رکعت کی نیت باندھے ..... اور رات کو ایک دم سے چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعت کی نیت باندھ لے تو بھی درست ہے۔ (ص ۱۵۱ مسئلہ ۱)

اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے۔ (ص ۱۵۲ مسئلہ ۵)

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

اگر بغیر قضا نماز پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی۔ (ص۱۵۵ مسئلہ ۴)

اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوائے وتر کے کوئی اور نماز اس کے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کی قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے۔ اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز پڑھ لیوے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑے گی۔ (ص۱۵۶ مسئلہ ۱۱)

کسی بے نمازی نے توبہ کی۔ تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضاء ہوئی ہیں سب کی قضاء پڑھنی واجب ہے۔ (ص۱۵۷ مسئلہ ۱۵)

سجدہ سہو کا بیان

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعاء پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے (ص۱۵۷ مسئلہ ۳)

نماز میں جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں دیر کر دے یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے اتنی دیر لگ جائے کہ تین دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (ص۱۵۷، ص۱۵۸ ملخصاً مسئلہ ۹ تا مسئلہ ۱۲)

نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللّٰھم کی جگہ دعاء قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔ اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (ص۱۵۸ مسئلہ ۱۶)

نماز کے اوّل میں سبحانک اللّٰھم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سبحان ربی العظیم نہیں پڑھا یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہنا یاد نہیں رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعاء نہیں پڑھی یونہی سلام پھیر دیا۔ تو ان سب صورتوں میں

سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (صـ۱۶۱ مسئلہ ۳۶)

فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی چپکے کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (صـ۱۶۱ مسئلہ ۳۷)

سجدۂ تلاوت کا بیان

سجدہ (تلاوت) میں کم سے کم تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔ (صـ۱۶۲ مسئلہ ۲)

بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اوّل اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑی ہو جاوے۔ (صـ۱۶۲ مسئلہ ۳)

سجدہ کی آیت جو شخص سنے اس پر بھی (سجدہ) واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن شریف سننے کے قصد سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سن لی ہو۔ (صـ۱۶۲ مسئلہ ۴)

اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے گنہگار رہے گی۔ (صـ۱۶۳ مسئلہ ۱۲)

سجدہ کی آیت پڑھ کے اگر فوراً رکوع میں چلی جاوے اور رکوع میں یہ نیت کر لے کہ میں سجدۂ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جاویگا۔ (صـ۱۶۳ مسئلہ ۱۳)

نماز پڑھتے میں کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز کے بعد (سجدہ تلاوت) کرے۔ (صـ۱۶۳ مسئلہ ۱۴)

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان

جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے۔ (صـ۱۶۷ مسئلہ ۲)

تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمینہ اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا اڑتالیس میل

انگریزی ہے۔ (ص۱۶۸ مسئلہ ۳)

اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گئی تو..... اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہی۔ (ص۱۶۸ مسئلہ ۹)

جس محرم کو خدا رسولؐ کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ سفر کرنا درست نہیں ہے۔ (ص۱۷۰ مسئلہ ۲۶)

گھر میں موت ہوجانے کا بیان

حیض اور نفاس والی عورت اور جس کو نہانے کی ضرورت ہو (مردے کے) پاس نہ رہے۔ (ص۱۷۲ مسئلہ ۹)

مرجانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ دیا جاوے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں ہے۔ (ص۱۷۲ مسئلہ ۱۰)

نہلانے کا بیان

(غسل کے بعد) مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلا دے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبا دے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دہراؤ۔ (ص۱۷۳ مسئلہ ۳)

اگر بیوی مرجاوے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں۔ (ص۱۷۴ مسئلہ ۸)

کفنانے کا بیان

کفن میں یا قبر کے اندر...... اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرکاً رکھ دینا درست ہے (ص۱۷۵ مسئلہ ۹)

حیض کے احکام کا بیان

(ایام حیض گزرنے کے بعد) اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے۔ (ص۱۸۰ مسئلہ ۵)

اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے چاہے ابھی نہ نہائی ہو۔ (ص۱۸۰ مسئلہ ۶)

اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگاویں گے۔ (ص۱۸۱ مسئلہ ۱۴)

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

اگر کلام مجید جزدان یا رومال میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارنے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔ (ص۱۸۳ مسئلہ ۱)

جس کا وضو نہ ہو اس کو کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ (ص۱۸۳ مسئلہ ۲)

نماز کا بیان

کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں۔ (ص۱۸۴ مسئلہ ۱)

بہشتی زیور حصّہ سوم

رمضان شریف کے روزے کا بیان

اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔ (ص ۲۱۹ مسئلہ ۲)

بدلی کی وجہ سے انتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیو اگر کہیں سے خبر آجاوے تو اب روزہ کی نیت کر لو۔ (ص ۲۲۱ مسئلہ ۵)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے

اگر روزہ دار بھولے سے خاوند سے ہمبستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ (ص ۲۲۶ مسئلہ ۱)

لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ (ص ۲۲۷ مسئلہ ۷)

دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا دھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گئی لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو ...... اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو (روزہ) جاتا رہا۔ (ص ۲۲۷ مسئلہ ۸)

رات کو نہلانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا..... تو اگر دن بھر نہ نہاوے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ (ص ۲۸۶ مسئلہ ۱۱)

اگر اپنے اختیار سے قے کی ...... تو اگر (بھر منہ) سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی (روزہ) نہیں گیا۔ (ص ۲۲۸ مسئلہ ۱۵)

کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا۔ (ص ۲۸۹

مسئلہ ۲۳)

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اُٹھ کر ایک آدھ پان کھالیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔ (ص۲۳ مسئلہ ۲)

کفّارے کا بیان

اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کے کھانا کھلا دیوے جتنا ان کے پیٹ میں سماوے خوب تن کر کھالیویں۔ (ص۲۳۲ مسئلہ ۵)

اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا۔ (ص۲۳۲ مسئلہ ۱۱)

اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ (ص۲۳۳ مسئلہ ۱۵)

فدیہ کا بیان

اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وصیت کر کے مر گئی کہ میری نمازوں کے بدلے میں فدیہ دے دینا تو ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں اسی روپے کے سیر سے دیوے مگر احتیاطاً پورے بارہ سیر دیوے۔ (ص۲۳۶ مسئلہ ۶،۵)

اعتکاف کا بیان

(رمضان کے آخری عشرے میں عورت) اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کر رکھی ہو اُس جگہ پر پابندی سے جم کر بیٹھے اس کو اعتکاف کہتے ہیں۔ (ص۲۳۸)

زکوٰۃ کا بیان

کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے اور اتنے ہی روپیوں کی وہ قرضدار ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (صـ۲۳۹ مسئلہ ۴)

کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی ہے تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوجاوے یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہوجاوے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (صـ۲۴۰ مسئلہ ۸)

فرض کرو کہ کسی زمانہ میں پچیس روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (صـ۲۴۰ مسئلہ ۹)

اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ان سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر یکمشت نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ تولہ چاندی کی قیمت وصول ہو تب اتنے کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور اگر گیارہ تولہ چاندی کی قیمت بھی متفرق ہو کر ملے تو جب بھی یہ مقدار پوری ہوجائے اتنی مقدار کی زکوٰۃ ادا کرتی رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے۔ (صـ۲۴۲ مسئلہ ۱۹)

اور اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیچا بلکہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گھر ہستی کا اسباب بیچ دیا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہو تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ (صـ۲۴۲ مسئلہ ۲۰)

زکوٰۃ کے ادا کرنے کا بیان

ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

مکروہ ہے۔ (ص۲۴۴ مسئلہ ۸)

قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دے دیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ وہ (روپیہ لینے والی) اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔ (ص۲۴۴ مسئلہ ۹)

اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا مگر دل میں یہی نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ (ص۲۴۴ مسئلہ ۱۰)

صدقہ فطر کا بیان

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس پر عید کے دن صدقہ (فطر) دینا واجب ہے۔ (ص۲۵۰ مسئلہ ۱)

صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کا ستو دیوے تو اسی کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لئے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہیئے۔ (ص۲۵۲ مسئلہ ۱۲)

اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا جوار (چاول) تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جاوے جتنے اوپر بیان ہوئے۔ (ص۲۵۲ مسئلہ ۱۳)

اگر گیہوں اور جو نہیں دئے بلکہ اتنے گیہوں اور جو کی قیمت دے دی تو یہ سب سے بہتر ہے۔ (ص۲۵۲ مسئلہ ۱۴)

قربانی کا بیان

جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے (ص۲۵۳ مسئلہ ۱)

مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ (ص۲۵۳ مسئلہ ۲)

اگر کوئی کسی دیہات میں اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں طلوع صبح صادق کے بعد

(بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے) قربانی کر دینا درست ہے۔ (ص۲۵۳ مسئلہ ۴)

اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دیوے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہے لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوا لے۔ (ص۲۵۳ مسئلہ ۵)

اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہوگیا اس لئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا۔ اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (ص۲۵۵ مسئلہ ۱۶)

کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دیوے۔ (ص۲۵۷ مسئلہ ۲۴)

منت ماننے کا بیان

اگر کہا ہزار دفعہ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار دفعہ لاحول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں۔ (ص۲۶۶ مسئلہ ۱۸)

یہ منت مانی کہ فلانی مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اس کو بنوا دوں گی یا فلانا پل بندھوا دوں گی تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا۔ (ص۲۶۶ مسئلہ ۲۲)

دین سے پھر جانے کا بیان

اگر خدانخواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گئی تو تین دن کی مہلت دی جاوے گی اور جو شبہ اس کو پڑا ہو اس شبہ کا جواب دے دیا جاویگا۔ اگر اتنی مدت میں مسلمان ہوگئی تو خیر نہیں تو ہمیشہ کے لئے قید کر دیں گے۔ (ص۲۷۴ مسئلہ ۱)

کسی کا لڑکا مر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کیوں ستایا تو اس کہنے سے وہ کافر ہوگئی۔

(ص۲۷۵ مسئلہ ۱۰)

حلال و حرام چیزوں کا بیان

گھوڑے کا کھانا بہتر نہیں۔ دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام۔ (صـ۲۷۶ مسئلہ ۲)

جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگی اس کا کھانا درست نہیں۔ (صـ۲۷۶ مسئلہ ۴)

نشہ کی چیزوں کا بیان

تاڑی اور شراب کے سرکہ کا کھانا درست ہے۔ (صـ۲۷۷ مسئلہ ۳)

لباس اور پردے کا بیان

(عورت کو چاہیئے کہ) جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گنہگار ہوگی۔ (صـ۲۷۹ مسئلہ ۶)

بہشتی زیور حصہ چہارم

نکاح کا بیان

کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ اُس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ (صـ۳۰۲ مسئلہ ۳)

(گواہوں میں) اگر مرد کوئی نہیں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں تب بھی نکاح درست نہیں چاہے دس بارہ کیوں نہ ہوں۔ (صـ۳۰۳ مسئلہ ۶)

اگر مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے تو وہ دونوں اپنا نکاح خود کر سکتے ہیں۔ دو گواہوں کے سامنے ایک کہہ دے کہ میں نے اپنا نکاح تیرے ساتھ کیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ بس نکاح ہو گیا۔ (صـ۳۰۳ مسئلہ ۹)

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان

کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہوگیا۔ (صـ ۳۵۲ مسئلہ ۱۸)

رات کو اپنی بی بی کو جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے۔ (صـ ۳۵۲ مسئلہ ۱۹)

کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہوگئی اب کسی صورت سے حلال نہیں ہوسکتی۔ (صـ ۳۵۲ مسئلہ ۲۰)

ولی کا بیان

بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے..... اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرلے تو نکاح ہوجاوے گا۔ چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے۔ (صـ ۳۰۶ مسئلہ ۳)

نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح اگر باپ نے یا دادا نے کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد بھی (وہ) اس نکاح کو رد نہیں کرسکتے۔ (صـ ۳۰۹ مسئلہ ۱۳)

کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں

شرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جاوے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو اس کے برابر درجہ کا اور اس کی ٹکر کا نہیں۔ (صـ ۳۱۰ مسئلہ ۱)

مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں۔ اور شیخوں سیدوں کی ٹکر کے نہیں۔ اگر شیخ یا سید کی لڑکی ان کے یہاں بیاہ آئی تو کہیں گے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہو۔ (صـ ۳۱۰

مسئلہ نمبر ۵)

جو شخص خود مسلمان ہوگیا اور اس کا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔ (صفحہ ۳۱۱ مسئلہ نمبر ۶)

مہر کا بیان

کم سے کم مہر کی مقدار تخمیناً پونے تین روپے بھر چاندی ہے۔ (صفحہ ۳۱۳ مسئلہ نمبر ۲)

کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اس کو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا بلکہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں اس کو حرامی کہنا درست نہیں ..... اس عورت کو عدت بیٹھنا واجب ہے اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں۔ (صفحہ ۳۵۴ مسئلہ نمبر ۱۶)

مہر کی نیت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہوگیا۔ دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔ (صفحہ ۳۱۴ مسئلہ نمبر ۲۰)

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اس کی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں بھی صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔ (صفحہ ۳۵۵ مسئلہ نمبر ۴)

دودھ پینے اور پلانے کا بیان

امام اعظم جو بہت بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر (بچہ نے) ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دودھ پیا ہو تب بھی نکاح درست نہیں۔ (صفحہ ۳۱۶ مسئلہ نمبر ۵)

اگر بچہ نے چھاتی سے دودھ نہیں پیا بلکہ اس نے اپنا دودھ نکال کر اس کے حلق میں ڈال دیا تو اس سے بھی وہ سب رشتے حرام ہوگئے۔ اسی طرح اگر بچہ کی ناک

میں دودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔ (ص۳۱۷ مسئلہ ۷)

اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر۔ اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے۔ (ص۳۱۸ مسئلہ ۸)

عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں مل گیا اور بچہ نے کھا لیا تو دیکھو زیادہ کون ہے اگر عورت کا دودھ زیادہ یا دونوں برابر ہوں تو سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے یہ بچہ اس کی اولاد بن گیا۔ (ص۳۱۸ مسئلہ ۹)

مردہ عورت کا دودھ دوہ کر کسی بچہ کو پلا دیا۔ تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔ (ص۳۱۸ مسئلہ ۱۱)

طلاق کا بیان

کسی نے زبردستی کسی سے طلاق دلوا دی۔ بہت مارا کوٹا دھمکایا کہ طلاق دے دے نہیں تو تجھے مار ڈالوں گا اس مجبوری سے اس نے طلاق دیدی تب بھی طلاق پڑ گئی۔ (ص۳۲۰ مسئلہ ۳)

طلاق دینے کا بیان

کسی نے تین دفعہ کہا کہ تجھکو طلاق طلاق طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں یا کُل الفاظ میں تین مرتبہ کہا تب بھی تین پڑ گئیں۔ (ص۳۲۲ مسئلہ ۱۳)

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کریگا تو نکاح کرتے ہی طلاق بائن پڑ جاویگی۔ اب بے نکاح کئے اس کو نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر یوں کہا ہو اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پہ دو طلاق۔ تو دو طلاق بائن پڑ گئیں اور اگر تین طلاق کہا تھا تو تینوں پڑ گئیں اور اب طلاق مغلظہ ہو گئی۔ (ص۳۲۴ مسئلہ ۱)

اگر یوں کہا ہو جے (جتنی) دفعہ تجھ سے نکاح کروں ہر مرتبہ تجھ کو طلاق ہے تو جب نکاح کرے گا ہر دفعہ طلاق پڑجایا کرے گی۔ اب اس عورت کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ دوسرا خاوند کرکے اگر اس مرد سے نکاح کرے گی تب بھی طلاق پڑجاویگی۔ (ص۳۲۴ مسئلہ ۲)

کسی نے کہا جس عورت سے نکاح کروں اس کو طلاق تو جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑجاوے گی۔ (ص۳۲۴ مسئلہ ۳)

میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہو گیا معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کرسکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جاوے کہ شوہر کی عمر نوے برس کی ہوجاوے تو اب حکم لگادیں گے کہ وہ مرگیا ہوگا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوے برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کرکے نکاح کرسکتی ہے۔ (ص۳۳۰)

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

کسی نے اپنی بی بی کو طلاق رجعی دے دی۔ پھر دو برس سے کم میں اس کے کوئی بچہ پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے اس کو حرامی کہنا درست نہیں۔ شریعت سے اس کا نسب ٹھیک ہے...... بلکہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد بچہ ہو اور ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے تب بھی وہ بچہ اسی شوہر ہی کا ہے چاہے جے برس میں ہوا ہو۔ (ص۳۳۵ مسئلہ ۴)

اگر طلاق بائن دے دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہوگا۔ (ص۳۳۵ مسئلہ ۵)

اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب قریب ہوگئی ہے پھر طلاق کے بعد پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے۔ (ص۳۳۵ مسئلہ ۶)

کسی کا شوہر مرگیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا بچہ ہے۔ (ص ۳۳۵ مسئلہ ۷)

میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی، برسیں گزر گئیں کہ گھر نہیں آیا، اور یہاں لڑکا پیدا ہوگیا (اور شوہر اس کو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع) حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ (ص ۳۶۴ مسئلہ ۱۰)

عدت کا بیان

غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کرلی، پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا، جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا۔ اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی، اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے۔ یہ بچہ حرامی نہیں اسکا نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سے صحبت کی ہے اسی کا لڑکا ہے۔ (ص ۳۶۲ مسئلہ ۸)

بہشتی زیور حصہ پنجم

اُدھار لینے کا بیان

نقد داموں پر ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں بکتے ہیں مگر کسی کو اُدھار لینے کی وجہ سے اُس نے روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں دیئے تو یہ بیع درست ہے۔ (ص ۲۸۴ مسئلہ ۳)

اِجارۂ فاسِد کا بیان

پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔ (ص ۴۲۶ مسئلہ ۷)

گھر سجانے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں۔ اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں۔ (ص ۴۲۶ مسئلہ ۱۱)

بہشتی زیور حصہ ششم

فاتحہ کا بیان

فاتحہ یعنی مردے کو ثواب پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟ سو اس کی حقیقت شرع میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اس پر جو کچھ ثواب اس کو ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دے دیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں کو دے دیجئے اور پہنچا دیجئے۔ مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالے سے دعا کی جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ فلاں کو پہنچا دیجئے یا ایک آدھ پارہ قرآن مجید یا ایک آدھ سورت پڑھی اور اس کا ثواب بخش دیا جاتا ہے وہ نیک کام آج ہی کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اتنا تو شرع سے ثابت ہے۔ (ص ۴۹۶)

بہشتی زیور حصہ ہفتم

پیری مریدی کا بیان

مرید بننے میں کئی فائدے ہیں ...... (ص ۵۵۱)

(مرید بننے کا) تیسرا فائدہ یہ (ہے) کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں۔ (ص ۵۵۱ سطر ۶)

اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اوّل پیر میں یہ باتیں دیکھ لو۔ جس میں یہ باتیں نہ ہوں اُس سے مرید نہ ہوں .... جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے ہیں

ویسے اُس کے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اُس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ (ص۵۵۱ سطر ۱ و ۱۲)

جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر، اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر...... مرید ہو جاؤ۔ (ص۵۵۲ سطر ۳)

پیری مریدی کے متعلق بعض باتوں کی تعلیم

اللہ کے نام لینے کا طریقہ پیر جس طرح بتلائے اس کو نباہ کر کرے۔ اُس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔ (ص۵۵۲ تعلیم ۱)

اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔ (ص۵۵۲ تعلیم ۲)

جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کرلے۔ (ص۵۵۲ تعلیم ۳)

اگر اپنی کسی پیر بہن پہ پیر کی مہربانی زیادہ ہو...... تو اُس پر حسد نہ کرے۔ (ص۵۵۳ تعلیم ۱۳)

بہشتی زیور حصہ ہشتم

حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں بشر بن حارث وہ اُن کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشر بیمار ہو گئے یہ اُن کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبل رح جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آگئے معلوم ہوا کہ یہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمدؒ نے بشر سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشرؒ نے دعا کے لئے کہا انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشرؒ اور احمدؒ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمد رح کہتے ہیں کہ رات کو ایک

پرچہ اوپر سے گرا اس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں۔ (ص ۶۳۱)

حضرت میمونہ سوداءؓ کا ذکر

ایک بزرگ ہیں عبدالواحدؒ بن زید اُن کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھ کو اُسے دکھلا دیجئے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداء ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں۔ میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے۔ میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحدؒ اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھ کو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہو گیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے اُن میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کر لیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرا دیا۔ (ص ۶۳۲)[عہ]

بہشتی زیور حصہ نہم

جھاڑ پھونک کا بیان

بچہ ہونے کا درد: یہ آیۃ ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں

عہ نمونے کے طور پر صرف دو واقعات پیش کر دئیے گئے ہیں مزید واقعات اصل کتاب میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ ان من گھڑت حکایتوں سے بہت سی باتیں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہیں۔ مثلاً نزول وحی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا، تحریراً وحی بھی آرہی ہے اور براہ راست کلام بھی کیا جارہا ہے، جنت کی بشارت دی جارہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ران میں باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔ آیہ یہ ہے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ (ص ۷۵۹)

بہشتی گوہر حصہ یازدہم بہشتی زیور

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

نجاست اگر جلائی جائے تو اس کا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۵)

نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۶)

نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۷)

سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۱۰)

گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۱۱)

سانپ کی کیچلی پاک ہے۔ (ص ۸۶۰ مسئلہ ۱۲)

اگر کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائے گی اور معاف ہوگی۔ (ص ۸۶۱ مسئلہ ۱۷)

دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔ (ص ۸۶۱ مسئلہ ۱۸)

زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہئے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (ص ۸۶۱ مسئلہ ۲۲)

ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنا لیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔ (ص ۸۶۲ مسئلہ ۲۷)

اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھدی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اس کو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جاوے گا۔ (صفحہ ۸۶۲ مسئلہ ۳۰)

چاند یا سورج کی طرف پائخانہ یا پیشاب کے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔ (صفحہ ۸۶۳ مسئلہ ۳۵)

وضو کا بیان

نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا۔ (صفحہ ۸۶۵ مسئلہ ۱)

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

قرآن مجید اور پاروں کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے۔ (صفحہ ۸۶۶ مسئلہ ۱)

قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں۔ بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے۔ (صفحہ ۸۶۶ مسئلہ ۲)

قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے بے وضو صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہو۔ (صفحہ ۸۶۶ مسئلہ ۵)

وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ (صفحہ ۸۶۷ مسئلہ ۶)

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمہ سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ (صفحہ ۸۶۹ مسئلہ ۱)

اگر کوئی مرد کسی کمسن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کمسن ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصّے اور اور مشترک حصّے کے مل جانے کا خوف ہو۔ (ص ۸۶۹ مسئلہ ۲)

اگر کوئی مرد اپنے خاص حصّے میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذّت اس کی وجہ سے نہ محسوس ہو۔ (ص ۸۶۹ مسئلہ ۳)

اگر کوئی مرد اپنے خاص حصّے کا جزء بمقدار سرِ حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔ (ص ۸۶۹ مسئلہ ۴)

اگر کوئی مرد اپنا خاص حصّہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اُس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (ص ۸۷۰ مسئلہ ۱۰)

حدثِ اکبر کے احکام

کسی پر غسل فرض ہوا اور پردہ کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے۔ (ص ۸۷۲ مسئلہ ۷)

تیمّم کا بیان

اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمّم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اُس تیمّم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیئے مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اُس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس تیمّم سے جو نماز پڑھی ہے اس کو پھیر دہرانا پڑے گا۔ (ص ۸۷۳ مسئلہ ۲)

نماز کے وقتوں کا بیان

مَردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب

پھیل جائے۔ (ص۸۷۴ مسئلہ ۱)

جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اُس وقت ...... اگر فجر کی سنّت نہ پڑھی ہوں اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے مل جائے گی۔ یا بقول بعض علماء تشہد ہی مل جانے کی اُمید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ لینا مکروہ نہیں۔ (ص۸۷۴ مسئلہ ۵)

اذان واقامت کے احکام

نماز جمعہ کے لئے دو بار اذان کہنا (سنّت مؤکدہ ہے)۔ (ص۸۷۶ مسئلہ ۱)

اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے...... اور قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔ (ص۸۷۷ مسئلہ ۱۱)

اذان اور اقامت کے سُنن اور مستحبات

اگر جاہل آدمی اذان دے تو اُس کو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملے گا۔ (ص۸۷۸ ع۳)

مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (ص۸۷۸ ع۶)

متفرق مسائل

اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں۔ (ص۸۸۰ مسئلہ ۹)

نماز کی شرطوں کا بیان

اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ (اوڑھ کر نماز پڑھتے ہوئے) نماز پڑھنے والے کے اٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔ (ص۸۸۱ مسئلہ ۱)

نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتّا بیٹھ جائے اور اس کے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (ص۸۸۱ مسئلہ ۱)

نماز پڑھنے کی جگہ (پر) ..... اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (صـ۸۸۱ مسئلہ ۲)

اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔ (صـ۸۸۲ مسئلہ ۳)

اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اُس کا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔ (صـ۸۸۲ مسئلہ ۴)

اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی (سوکھے) نجس مقام پہ پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں (صـ۸۸۲ مسئلہ ۶)

نیت کے مسائل

امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اُس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازہ یا جمعہ یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں۔ (صـ۸۸۲ مسئلہ ۲)

فرض نماز کے بعض مسائل

سجدے میں پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے۔ (صـ۸۸۴ مسئلہ ۴)

بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہئے اور عورتوں کو سینہ پر مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیے حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیئے..... مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بائیں سُرین کے بل بیٹھنا چاہئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال

دینا چاہیئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔ (ص۸۸۵ مسئلہ ۹، عورت اور مرد کی نماز کی یہ تفریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت نہیں)

تحیۃ المسجد

اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے۔ اس نماز کی نیت یہ ہے۔ نویت ان اصلی رکعتی تحیۃ المسجد یا اردو میں کہہ لے۔ (ص۸۸۶ مسئلہ ۳)

تراویح کا بیان

وتر اگر تراویح سے پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ (ص۸۸۷ ملخصاً مسئلہ ۱۰)

ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے۔ (ص۸۸۸ مسئلہ ۸)

فرائض و واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل

مُدرِک (مقتدی) پر قرأت نہیں امام کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔ (ص۸۹۰ مسئلہ ۱)

نماز کی بعض سنّتیں

قرأت بلند آواز سے ہو تب بھی سب مقتدیوں کو آہستہ آمین کہنا سنّت ہے۔ (ص۸۹۲ مسئلہ ۴)

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

دوسری صورت کی مثال :- امام رکوع کرکے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔ (صـ۹۰۳ شرط ۹)

تیسری صورت کی مثال :- امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔ (صـ۹۰۳ شرط ۹)

بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔ (صـ۹۰۴ سطر ۱۱)

فرض (نماز) پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔ (صـ۹۰۵ سطر ۱۲)

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

سب سے زیادہ استحقاقِ امامت اس شخص کو ہے ...... جو سب میں زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ ...... عـہ (صـ۹۰۵ مسئلہ ۲)

بدعتی کا امام بنانا۔ اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ (صـ۹۰۸ مسئلہ ۷)

نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے ہاں سُنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدیوں

عـہ پھر وہ شخص جس نے حدثِ اصغر سے تیمم کیا ہو بہ نسبت اس کے جس نے حدثِ اکبر سے تیمم کیا ہو۔ اور بعض کے نزدیک حدثِ اکبر سے تیمم کرنیوالا مقدم ہے ....

کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری نہیں۔ (حاشیہ میں لکھا ہے کہ "بہتر بھی نہیں بلکہ مکروہ ہے")
(ص ۹۰۹ مسئلہ ۹)

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں۔ (ص ۹۱۵ مسئلہ ۶)

اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سُنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سُنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔ (ص ۹۱۵ مسئلہ ۷)

فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا اور کسی وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو صف سے علیحدہ ہو ...... اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے۔ (ص ۹۱۵ مسئلہ ۸)

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

جنازے کی نماز میں (مرد اور عورت کی) محاذات مفسد نہیں۔ (ص ۹۱۷ مسئلہ ۸ جزء ۵)

اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اسی حالت نماز میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی ...... اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اس کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں۔ (ص ۹۱۷ مسئلہ ۱۱)

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

برہنہ سر نماز پڑھنا ...... اگر تذلّل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (ص ۹۱۸ مسئلہ ۲)

نماز میں حدث ہوجانیکا بیان

اگر امام (کو حدث ہوجائے اور امام) مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اس کو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔ (ص ۹۲۰ مسئلہ ۶)

نماز قضا ہوجانے کے مسائل

اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اس کو احتلام ہوگیا ہے تو بقول راجح اس کو چاہیئے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔ (ص ۹۲۱ مسئلہ ۲)

مریض کے بعض مسائل

اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہوگئی تو وہ نماز اس کی فاسد ہوجائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (ص ۹۲۱ مسئلہ ۱)

مسافر کی نماز کے مسائل

مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیئے کہ (اپنی نماز اٹھ کر تمام کرلے اور) اس میں قرأت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے۔ (ص ۹۲۲ مسئلہ ۴)

اگر وقت جاتا ہے تو مسافر مقیم کی اقتداء ظہر عصر اور عشاء میں نہیں کر سکتا اس لئے کہ امام کا قعدہ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اس کا فرض ہوگا۔ پس فرض پڑھنے والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں۔ (ص ۹۲۲ ملخصاً مسئلہ ۵)

خوف کی نماز

حالت نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز تمام کرنے کے لئے آتے وقت بیا دہ چلنا چاہئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ص ۹۲۴ مسئلہ ۱)

اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے (ص ۹۲۵ مسئلہ ۸)

جمعے کی نماز صحیح ہونے کی شرطیں

مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے (ص ۹۳۲ شرط ۱)

خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھ لیا جائے تو نماز نہ ہوگی۔ (ص ۹۳۲ شرط ۵)

جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدہ رکعت اولی تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔ (ص ۹۳۲ شرط ۶)

اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں۔ (ص ۹۳۲ شرط ۷)

عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا۔ پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے۔ جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی۔ (ص ۹۳۲ شرط ۸)

جمعے کے خطبے کے مسائل

دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (مسنون ہے) (ص۹۳۳ مسئلہ ۲ جزء ۳)

خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا (مسنون ہے) (ص۹۳۳ مسئلہ ۲ جزء ۶)

منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں۔ (ص۹۳۳ مسئلہ ۲ جزء ۱۰)

عربی زبان کے علاوہ اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا خلاف سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے۔ (ص۹۳۳ مسئلہ ۲ ملخصاً جزء ۱۱)

جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس وقت ..... قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے جائز بلکہ واجب ہے (ص۹۳۳ مسئلہ ۳)

(جمعے کی) نماز کے مسائل

اگر خطبہ ایک شخص پڑھائے اور نماز کوئی دوسرا شخص پڑھائے تب بھی جائز ہے۔ (ص۹۳۵ ملخصاً مسئلہ ۱)

نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نویت ان اصلی رکعتی الفرض صلوٰۃ الجمعۃ۔ (ص۹۳۶ مسئلہ ۳)

عیدین کی نماز کا بیان

عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نویت ان اصلی رکعتی الواجب صلوٰۃ عید الفطر مع ست تکبیرات واجبۃ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ .... بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں ...... دوسری رکعت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے

بلکہ لٹکائے رکھے۔ (ص۹۳۷ مسئلہ ۲)

بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں۔ (ص۹۳۷ مسئلہ ۳)

عیدالاضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاوے گی (ص۹۳۸ مسئلہ ۱۸)

اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو۔ اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔ (ص۹۳۸ مسئلہ ۱۹)

کعبہ مکرمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

کعبہ مکرمہ کے اندر فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ (ص۹۳۹ ملخصاً مسئلہ ۱)

کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے۔ (ص۹۳۹ مسئلہ ۲)

کعبہ کے اندر جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (ص۹۳۹ مسئلہ ۳)

اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جاوے گی۔ (ص۹۴۰ مسئلہ ۴)

اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے۔ (ص۹۴۰ مسئلہ ۵)

سجدہ تلاوت کا بیان

اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے

اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کرلی جائے تو سجدہ ادا ہو جائیگا۔ اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائیگا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔ (ص ۹۴۱ مسئلہ ۵)

میت کے غسل کے مسائل

اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مرگیا ہو تو...... اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائیگا۔ (ص ۹۴۱ مسئلہ ۱)

جنازے کی نماز کے مسائل

اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ (ص ۹۴۳ مسئلہ ۵)

اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے علم ہو کہ اس کو غسل نہ دیا گیا تھا تو اس کی نماز دوبارہ اس کی قبر پر پڑھی جائے اس لئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ (ص ۹۴۴ مسئلہ ۶)

نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ...... سب لوگ یہ نیت کریں۔ نویت ان اصلی صلوٰۃ الجنازۃ للہ تعالےٰ ودعاءً للمیت ...... تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللھم آخر تک پڑھیں ...... اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ لنا فرطاً...... (ص ۹۴۵ مسئلہ ۱۳)

جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنج وقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔ (ص ۹۴۶ مسئلہ ۱۷)

دفن کے مسائل

میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اس کے پچھلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔ بعد اس کے بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھ کر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں

شانے پر رکھ کر کم سے کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں۔ (ص ۹۴۸ مسئلہ ۴)

یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔ (ص ۹۴۹ مسئلہ ۱۱)

جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتار دیں اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔ (ص ۹۴۹ مسئلہ ۱۲)

قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ...... پہلی مرتبہ پڑھے منھا خلقنٰکم اور دوسری مرتبہ وفیھا نعیدکم اور تیسری مرتبہ ومنھا نخرجکم تارۃً اخریٰ۔ (ص ۹۵۰ مسئلہ ۲۱)

شہید کے احکام

جو شخص عدم بلوغ کی حالت میں مارا جائے تو اس کے لئے شہادت کے احکام ثابت نہ ہوں گے۔ (ص ۹۵۱ ملخصاً شرط ۲)

اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اس کے لئے بھی شہید کے احکام ثابت نہ ہوں گے۔ (ص ۹۵۱ شرط ۳)

اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہو گا...... اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔ (ص ۹۵۲ شرط ۷)

جنازے کے متفرق مسائل

نماز جنازہ کی دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔ (ص ۹۵۳ ملخصاً مسئلہ ۷)

میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اس کے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الٰہ

الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔ (ص ۹۵۴ مسئلہ ۱۴)

بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے۔ (ص ۹۵۴ مسئلہ ۱۷)

مسجد کے احکام

اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ (ص ۹۵۵ مسئلہ ۹)

روزے کا بیان

ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے۔ ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتی کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اس کی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو اُن پر اُس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔ (ص ۹۵۶ مسئلہ ۱)

مرد اگر اپنے خاص حصّہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (ص ۹۵۶ مسئلہ ۷)

کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جس کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہوگیا تو (روزہ فاسد ہو جائے گا لیکن) کفارہ واجب نہ ہوگا۔ (ص ۹۵۶ مسئلہ ۸)

اگر کوئی مرد اپنے مشترک حصّے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اس کا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضاء (ص ۹۵۷ مسئلہ ۱۱)

اگر کسی عورت کے یا اس کا خاص حصّہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ص ۹۵۷ مسئلہ ۱۵)

مرد کا اپنے خاص حصّے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا ویسے ہی۔ یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔ (ص۹۵۸ مسئلہ ۱۹)

سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفّارہ واجب ہوا اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفّارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفّارہ کافی ہے۔ (ص۹۵۸ مسئلہ ۲۲)

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے۔ (ص۹۶۰ مسئلہ ۶)

اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔ (ص۹۶۰ مسئلہ ۷)

جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا...... ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو...... البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (ص۹۶۱ مسئلہ ۱۱)

حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (ص۹۶۲ مسئلہ ۱۶)

زکوٰۃ کا بیان

جو جانور نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال ان کو گھر میں کھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو، یا جن جانوروں کے لئے گھر میں گھاس منگائی جاتی ہو خواہ بہ قیمت یا بے قیمت، یا جو جانور گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے رکھے گئے ہوں اس قسم کے جانور سائمہ نہیں ہیں اور ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ (ص۹۶۲ ملخصاً مسئلہ ۲)

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا

ایک دینار یعنی پونے تین تولہ چاندی دے دے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دے دے۔ (ص ۹۶۳ مسئلہ ۵)

بالوں کے متعلق احکام

عورت کو بال کتروانا حرام ہے۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۳)

ڈاڑھی ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۶) رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لیجاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۷)

حلق کے بال منڈوانے (کے بارے میں) ابو یوسف سے منقول ہے کہ اسمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۸)

مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کے لئے سفید بال دور کرنا بہتر ہے۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۱۰)

سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے۔ (ص ۹۶۷ مسئلہ ۱۲)

عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ موئے زیر ناف چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے۔ (ص ۹۶۸ مسئلہ ۱۳)

موئے بغل استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔ (ص ۹۶۸ مسئلہ ۱۴)

مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے۔ (ص ۹۶۸ مسئلہ ۱۶)

کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے۔ (ص ۹۶۸ مسئلہ ۱۸)

حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے۔ (ص ۹۶۸ مسئلہ ۲۰)

ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف اور موئے بغل وغیرہ دور کرنا افضل ہے۔ (ص ۹۶۸ ملخصاً مسئلہ ۲۱)

شفعہ کا بیان

جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا پھر اس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں۔ (ص۹۶۸ مسئلہ ۱)

نشے دار چیزوں کا بیان

جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے۔ (ص۹۷۱ ملخصاً مسئلہ ۲)



نوٹ :-

(۱) اس کتاب میں جو مسائل فقہ حنفی درج ہیں، وہ مسائل کتاب "اصلی مدلل و مکمل بہشتی زیور مع بہشتی گوہر" (اشاعت ۱۴۰۲ھ ناشر: دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱) سے نقل کیے گئے ہیں۔

(۲) اس کتاب میں درج شدہ مسائل کے ساتھ بہشتی زیور کے حصہ نمبر، مسائل کے ابواب صفحہ نمبر اور مسئلہ نمبر لکھ دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی مدد سے یہ مسئلے بہشتی زیور کی کسی بھی اشاعت میں دیکھے جا سکتے ہیں البتہ مختلف اشاعتوں میں صفحات نمبر مختلف ہو سکتے ہیں۔



ضمیمہ

بہشتی زیور کے حیا سوز زیورات

بہشتی زیور کے حصہ یازدہم بہشتی گوہر میں معالجات الرجال لکھے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب خاص طور پر عورتوں اور لڑکیوں کے لئے لکھی گئی ہے اور لڑکیوں کو یہ کتاب جہیز میں بھی دی جاتی ہے اس لئے عام طور پر زیادہ تر یہ کتاب عورتوں اور لڑکیوں کے مطالعے میں رہتی ہے (نوجوان کم عمر لڑکے بھی اس کتاب کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں)۔ لہٰذا غور و فکر کی بات ہے کہ ان معالجات کے مطالعے سے ان کی معلومات میں کس طرح کا اضافہ ہوتا ہوگا؟

ہم نمونے کے طور پر مختصراً کچھ معالجات درج کرتے ہیں :۔

○

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ رہے .... ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا اس کے کئی سبب ہوتے ہیں (مثلاً) .... مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو علاج یہ ہے کہ زیادہ شرم کو بتکلف کم کریں .... (ص ۹۷۵، ص ۹۷۶)

ضعف باہ کے لئے چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوا مقوی باہ اور مغلظِ منی دافع سرعت .... (ص ۹۷۷)
دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت .... تین گولی مجامعت
سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ غذا مقوی باہ اور
مغلظِ منی .... غذا مقوی باہ مولد منی .... غذا
مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے .... (ص ۹۷۸)

ضعفِ باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو، علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنائیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں، .... بوقتِ شب اس میں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کرکے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں۔ (ص ۹۸۰)

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کرلی جاوے بعد ازاں قوت کی نرم کرنے کی دوا یہ ہے .... صبح کے وقت گرم کرکے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں .... (ص ۹۸۰)

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہوجائے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہوجاتا ہے۔ علاج: مینڈک کی چربی سوا تولہ .... ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا ہوجاتے۔ پھر نیم گرم لیپ کرکے پان رکھ کر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح

کوکھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔ تنبیہ :۔ مینڈک دریائی لینا چاہیے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اسکا جائز نہیں ..... (ص۹۸۰)
تیسری قسم ضعف باہ کی یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اس کے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی ......
(ص۹۸۱)

کثرتِ خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے ...... بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بے حد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے ...... ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولیدِ منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی .....
(ص۹۸۲)

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانے والا :۔ چیونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں۔ ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کرکے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکرے کی مینگنیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چیونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔ (ص۹۸۳)
دوا مجفف رطوبت و مضیق ..... لڈو مقوی باہ ..... معجون نہایت مقوی باہ ...... (ص۹۸۳)
آتشک (کا بیان).... (ص۹۸۳)، سوزاک کا بیان ..... (ص۹۸۴)، خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا..... (ص۹۸۵) وغیرہ وغیرہ۔

دعوتِ تحقیق و دعوتِ غور و فکر

تحقیق کریں اس بات کی کہ کیا ہم منزل من اللہ، خالص دین اسلام (جو کہ صرف قرآن مجید و حدیث میں مکمل و محفوظ ہے) پر عمل کر رہے ہیں یا لوگوں کے بنائے ہوئے خودساختہ مذاہب پر؟ اگر ایسا ہے تو پھر

غور و فکر کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر جائیں گے۔ کیا یہ خودساختہ مذاہب، لیکن یہ تو رد کر دئے جائیں گے، قبول نہیں ہوں گے۔ تو پھر اُس عالم محشر میں ہمارا کیا حال ہوگا؟

لٰہذا جتنی جلدی ممکن ہو سکے حق کو قبول کرلیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں، قرآن مجید و حدیث کو معیار حق بنائیں اور خالص دین اسلام پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مصداق بن سکیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (النسآء - ۱۳)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا (تو) اللہ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

یہی ہماری دعوتِ تحقیق، دعوتِ غور و فکر اور دعوت حق ہے۔

مجلس نقد و نظر

پشاور۔